Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۲۲۹
ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پیر
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ؍ ۵ فتح ۱۳۵۶ ہش ؍ ۵ دسمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ فتح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

فلو کا اثر اور کمزوری ابھی تک ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہمارا جلسہ سالانہ

احبابِ جماعت اور مخلصینِ جماعت کیلئے خدمت کا انمول موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضا کارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"اس خدمت کو معمولی نہ سمجھو بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! اِن چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں، کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتوں اور اس کے اَن گنت فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ ر جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

وعدہ جات کی کمی ادائیگی کے وقت پوری کی جائے

۲۸ ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرمایا تو سابقہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ میں چھیاسٹھ ہزار روپے کی کمی کے پیشِ نظر فرمایا کہ وعدوں کی اِس کمی کو ادائیگی کے وقت پورا کر دیا جائے۔

مخلصینِ جماعت کے لئے یہ ثواب حاصل کرنے کا حضورِ انور نے ایک اَور موقع مہیّا فرما دیا ہے عہدیداران کو چاہیئے کہ مجلس مشاورت سے پہلے اِس عظیم ثواب کو حاصل کریں۔ اس کی ایک تازہ مثال ربوہ میں فضل عمر ہوسٹل کے سیکرٹری تحریکِ جدید مکرم رشید محمد صاحب ارشد نے قائم کی ہے۔ طلباء سے انہوں نے -/۶۱۰ روپے کا وعدہ لیا مگر وصولی -/۸۵۸ روپے فرما کر رقم داخل خزانہ کروا دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جملہ عہدیداران جماعت حضورِ انور کے ارشاد کی تعمیل اسی رنگ میں کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں ہمراہ دو عدد چھوٹے فوٹوز اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبد الحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ ر فتح ۱۳۵۶ھش
۵ ر دسمبر ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا مہتم بالشان ثبوت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ کا ثبوت دینے اور دائمی اہمیت کا حامل ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس زمانہ میں کہ ابھی آپ کو کوئی ایک شخص بھی نہ جانتا تھا اور آپ احد من النّاس تھے اپنے الہامِ خاص کے ذریعہ پہلے ایک دعا سکھلائی پھر اُسی زمانہ میں اُس دعا کی قبولیت کی آپ کو مختلف رنگوں میں بار بار بشارت دی اور پھر ایک عرصہ گزرنے کے بعد اُس دعا اور بشارت کو عملاً پورا بھی کر دکھایا۔ پھر وہ دعا نہ صرف یہ کہ بار بار پُوری ہوتی چلی گئی بلکہ ہر روز پُوری ہوتی رہی اور آج بھی اُس کے پُورا ہونے کا یہ عالم ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جو گذرتا ہو کہ وہ دعا پوری نہ ہوتی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام بھی فرمایا کہ اس الہامی دعا کا مسلسل پُورا ہوتے چلے آنا ناقابلِ تردید رنگ میں بیک وقت پوری دنیا پر بار بار آشکار ہوتا چلا جائے اور آشکار ہو بھی ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے الہامِ خاص کے ذریعہ جو دعا سکھلائی وہ یہ تھی:-

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۳۸ تا ص۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:- اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔

یہ دعا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے زمانہ میں سکھائی اور آپ نے خدائی حکم کے ماتحت یہ دعا اُس وقت اور اُس زمانہ اور اُس حالت میں مانگی کہ آپ کا جاننا تو کجا کسی کو آپ کے وجود کی بھی خبر نہ تھی۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت سے نوازتے اور بذریعہ الہام آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۳ تا ص۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۳)

ترجمہ:- سو وہ وقت آگیا ہے جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ یہ شہرت کس طرح اور کس رنگ میں ظاہر ہو گی۔ چنانچہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۳۸ تا ص۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:- تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار رہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار رہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھ کو پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے اُسی زمانہ اور اُسی حالت میں کہ ابھی آپ کو کوئی جانتا تک نہ تھا آپ کو اس دعا کی قبولیت کا مزید یقین دلانے کے لئے خاص اسی تعلق میں دو حکم ایسے دیئے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس امر کے آئینہ دار تھے کہ چونکہ یہ دعا عنقریب بڑی شان کے ساتھ پوری ہونے والی ہے اس لئے اِس دعا کے پُورا ہونے اور لوگوں کا آپ کی طرف رجوع ہونے سے قبل ہی آپ اپنی تیاری حتی المقدور مکمل کر لیں۔ ایک حکم کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص امر سے پیشگی انتباہ کے طور پر منع فرمایا اور دوسرے حکم کے ذریعہ ایک خاص کام سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ وہ دو حکم یہ تھے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی دائمی اہمیت کے لحاظ سے یہ ہیں:-

(۱) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۳۸ تا ص۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ ۱)

یعنی تیرے پر واجب ہے کہ تُو ان (بکثرت آنے والوں) سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت سے تھک نہ جائے۔

(۲) وَسِّعْ مَکَانَکَ (براہین احمدیہ ص۲۴۲ و سراج منیر ص۶۲-۶۳)

یعنی (بکثرت آنے والوں کے لئے) اپنے مکان کو (ابھی سے) وسیع کر لے۔

جلد ہی وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احیاء و غلبۂ اسلام کے عظیم الشان کام پر مامور کر کے مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا جس کی وجہ سے سعید الفطرت انسانوں کا آپ کی طرف رجوع شروع ہوا اور مذکورہ بالا الہامی دعا اور اس کی قبولیت سے متعلق الہامی بشارتیں پُوری ہونی شروع ہوئیں اور ہر روز ہی پوری ہوتی چلی گئیں اور اُس وقت سے مسلسل پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان بشارتوں کے پورا ہونے کو دنیا پر آشکار کرنے کی غرض سے ۱۸۹۱ء میں آپ سے جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈلوائی اور اُس نے اس کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور بشارت دی کہ اُس نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی اور یہ سب کچھ اس لئے ہو گا کہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ چنانچہ یہ عظیم الشان نشان بھی گزشتہ ۸۶ سال سے سال بسال اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے اور دنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کی دعا اور اس کی قبولیت کی بشارتیں بڑی شان سے پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ وہ شخص جس کو اپنے علاقہ کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے آج اس کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور مختلف قوموں، رنگوں اور نسلوں کے لوگ زمین کے کناروں سے اس کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں، وہ آرہے ہیں اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے گھوڑوں پر سوار سرپٹ دوڑے آرہے ہیں۔

چونکہ دائمی اہمیت کے حامل اس عظیم الشان نشان کے ایک بار پھر ظہور کا وقت قریب آرہا ہے اس لئے اس عظیم الشان نشان کے مہتم بالشان ظہور کا مشاہدہ کرنے کی غرض سے زمین کے کناروں تک سے سمندِ شوق پر سوار ہو کر دوڑتے ہوئے آنے والوں کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں ہمارے کانوں میں آنا شروع ہو گئی ہیں۔ یہ آوازیں ہمارے دلوں کو گرما رہی ہیں اور جوں جوں یہ تیز ہو رہی ہیں ہمارے اپنے دلوں میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی پہلے سے بڑھ کر تعداد میں متوقع آمد اور شوقِ فراواں کے زیرِ اثر انہیں خوش آمدید کہنے اور ان کی راہ میں آنکھیں بچھانے کی خوشی میں دل بلّیوں اُچھل رہا ہے اور روح وجد میں آ کر حمد کے ترانے گا رہی ہے ؎

احباب سارے آئے تُو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُسنِ حقیقی کی تجلّی

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک وی (۷) ڈیرہ غازی خان

اس جہانِ رنگ و بو میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے ہیں اور وہ ہر جگہ اپنی صفات کے ذریعہ آشکار ہے۔ کائنات کے ذرہ ذرہ میں اس کے حسن کی جلوہ گری ہے۔ وہ زمین و آسمانوں کا نور ہے اور اس کی صفات بھی حسین ہیں گو پردہ میں ہے لیکن بے شمار صورتوں میں وہ عیاں بھی ہے۔ کسی نے صحیح کہا ہے ؎

"ہزاروں صورتیں ہیں تیرے حسنِ نازپرور کی
کبھی گفتار بن جائے کہیں رفتار بن جائے"

ادھر انسانی فطرت میں اس نے حسنِ فطرت کی تلاش اور جستجو کا مادہ رکھ دیا ہے۔ اس کا جذبہ جمال پسندی اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ حسنِ فطرت کو دیکھے اور اس سے محبت کرے۔ کروڑوں کروڑ انبیاءؑ، صلحاء اور اخیار و ابرار نے خدا تعالیٰ کے حسن کے جلوے دیکھے۔ اس کی ہمکلامی سے مشرف ہوئے اور اس کی محبت میں فنا ہو گئے۔ وہ دنیا میں رہے لیکن ان کی دنیا الگ تھی۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا خدا تعالیٰ کی محبت تھی۔ اور یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے سامنے دنیا جہان کی نعمتیں اور لذتیں ہیچ ہیں۔ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا نام ہے محبوب راضی ہو اور اس سے راز و نیاز ہو۔ تو یہی جنت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ ؎

"اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا"

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو جنت میں خدا تعالیٰ کا دیدار یا اس کی ہمکلامی کی نعمت نہ ملی تو وہ اس جنت کو چھوڑ دینے کی استدعا کریں گے۔ کیونکہ ان کی جنت تو دیدِ دوست اور اس سے ہم کلامی ہے۔

خدا تعالیٰ کے حُسن کی جلوہ گری اس کے بندوں پر:

یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو اس کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے کیونکہ جس چیز کا محبوب کی ذات سے تعلق ہو۔ وہ بھی محبوب ہوتی ہے اور اس میں اُسے اپنے محبوب کی خوشبو آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ قیس۔ لیلیٰ کے گھر کے کتے کو بھی پیار کرتا تھا۔ کہ یہ بھی اس سے نسبت رکھتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ عشق کی ساری کیفیتیں تو محبوب کی یاد سے وابستہ ہوتی ہیں۔ جو چیز دوست کی یاد دلائے اس کے غم کو تازہ کرے اس کی اداؤں کی غماز بن جائے۔ وہی عشق کی نگاہ میں مرغوب و مطلوب ہوتی ہے۔ انسان پیکرِ محسوس سے محبت کرنے کا خوگر ہے۔ اگر کسی انسان میں حسنِ ازل کی تمام صفات جلوہ گر ہوں تو نسلِ انسانی کے لئے اس سے محبت کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو حضور سے عشق تھا اور وہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ حضورؐ کے وضو کے پانی کو اپنی آنکھوں میں لگاتے اور سینہ پر ملتے تھے۔ حضورؐ کے پس خوردہ کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ یہ عشق اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے حسنِ حقیقی کی جلوہ گری اس وجود میں دیکھ لی تھی۔ وہ وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہرِ اتم تھا۔ اس میں وہی حسن۔ وہی ادائیں انہیں نظر آتیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رحمانیت کا پیکرِ مجسم۔ عفو و درگذر کا شاہکار، مخلوق کی ہمدردی اور شفقت میں سراسر گداز خیر خواہی و غم خواری کا مکمل مجسمہ تھا غرض اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس وجود میں پوری شان سے جلوہ گر تھی۔ اسی لئے تو وہ حسنِ ازل کے عاشق تھے۔ بیشتر صحابہ اپنے گھر بار اور وطن چھوڑ کر اصحاب الصفہ بن گئے اور ان کی غذا صرف اور صرف دیدِ دوست تھی۔ حسنِ حقیقی نے انہیں اپنے جلووں کے لئے روک رکھا تھا۔ ان کو دنیا کے کاروبار سے ہٹا کر اپنے لئے خاص کر لیا تھا۔ دیدِ دوست سے دوری ان کے لئے ایک ایسی قضا تھی جو پھر کسی صورت ادا نہ ہو سکتی تھی۔ اس ذات کے لئے سر کٹانا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے اور اس راہ میں شہید ہو جانا ان کے لئے مراد کو پہنچ جانا تھا۔ حسن صرف پرستش ہی نہیں چاہتا۔ اطاعت بھی چاہتا ہے۔ غرض صحابہ نے اطاعت، اخلاص اور وفا میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہؓ غم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ حضورؐ نے کفار سے دب کر صلح کی ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا "حضورؐ! اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہ تھا لتدخلن المسجد الحرام۔ انشاء اللہ ...... الخ" پھر صلح کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔" فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی منشا واپس چلے جانے میں ہے۔ قربانیوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ صحابہ نے دکھ و غم سے سنی ان سنی کر دی۔ حضرت ام سلمیٰ نے کہا۔ "حضورؐ قربانی کر دیں"۔ اس پر صحابہؓ نے جلدی سے قربانیاں ذبح کر دیں اور بال منڈوائے۔

یہ عشق و محبت کا مظاہرہ تھا کہ محبوب ایک کام کرے اور محبّ نہ کرے محبت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور کو صوم وصال رکھتے دیکھتے تو خود بھی افطاری نہ کرتے تہجد حضورؐ کے ساتھ پڑھنے کے لئے آتے حج کے وقت جس جگہ پیشاب کیا۔ وہاں بیٹھ جاتے۔ مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوئی تو حضور نے خود ٹوکری لی اور کام کا آغاز کیا صحابہؓ دیوانہ وار آئے اور تعمیر میں لگ گئے۔ محبوب کسی کام میں مشغول ہو اور محب بیٹھا رہے۔ مکتبِ عشق میں ایسا دستور نہیں۔ بلکہ؎

"مکتبِ عشق میں ہے سب سے نرالا دستور
اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا"

صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھا۔ "مابین محمد رسول اور قریش مکہ" کفار نے اعتراض کیا کہ "رسول اللہ" کا لفظ مٹا دیا جائے۔ ہم رسول مانتے تو جھگڑا کاہے کو تھا۔ حضرت علیؓ کو حکم دیا مٹا دو۔ لیکن محبت پر غیرت کا تقاضا غالب آیا۔ تامل کیا۔ حضورؐ نے خود لے کر مٹا دیا۔ محب تو چاہتا ہے کہ محبوب کا نام بلند ہو۔ اس کی عظمت ہو لیکن یہاں یہ الفاظ مٹانے کسے پسند تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حُسنِ حقیقی کی جلوہ گری:

پھر اس حسنِ ازل کی جلوہ گری اسی شان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں نظر آئی اور پھر اسی نے اسی طرح اپنے عاشق اور شیدائی پیدا کئے جنہوں نے صحابہؓ والے کام کئے۔ اسی طرح کئی اصحاب الصفہ بنے۔ جو گھر بار اور وطن چھوڑ کر دیارِ محبوب میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ ان کا کام سوائے تعمیل ارشاد کے اور کچھ نہ تھا۔ وہ اس حسن کے بھوکے اور گفتار کے پیاسے تھے۔ ان میں سے بعضوں نے جانیں دے دیں۔ بعض اس عشق کی وجہ سے دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے انہیں اولاد اور اعضاء سے محروم کئے گئے۔ اور بعضوں نے اپنے تمام مال و املاک درِ محبوب پر نچھاور کر دیئے اور یہی سمجھا کہ ابھی عشق کا حق ادا نہیں ہوا۔ تفصیل کی گنجائش نہیں یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اس ذات میں حسنِ حقیقی کو پا لیا تھا گویا ان کو سبھی کچھ مل گیا۔ ان کا معاملہ تو "تم کیا ملے کہ دو نو جہاں مل گئے مجھے" والا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کسی اور چیز کی خواہش ہی نہ کی۔ اور اسی ذات کے ہو گئے۔ گویا ان کی روح اس حسن کا طواف کرتی تھی۔ جیسے پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ان کے لئے بارگاہِ جمال سے ایک لحظہ کے لئے دوری گناہ تھی۔ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر میں ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی ایک لاکھ یا ایک کروڑ روپیہ بھی یومیہ دیوے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے۔ میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں تمام دوسری ضرورتوں کو ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"۔

اور بزبانِ حضرت مسیح موعودؑ ان کی حالت اس شعر کے مصداق تھی ؎

"یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب"

غرض ان عاشقانِ زار کے جذبۂ فدائیت اور للّٰہیت کی پوری تصویر قلم سے کھینچنا ممکن نہیں۔ اس کیفیت اور لذت کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں جنہیں یہ فیضِ صحبت ملی تھی۔ ان میں سے صرف ایک کا ذکر کر دیتا ہوں۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضور کے عاشقِ زار تھے یہ عشق انہیں اکثر و بیشتر کپورتھلہ سے قادیان لے جاتا اور جب حضورؑ کی محبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قرب میسر ہوتا تو دنیا و مافیہا کو بھول جاتے گھر واپس جانے کا نام نہ لیتے اور یہ سچ ہے کہ جب حسن و عشق ملیں تو تپیدہ دل کو قرار آجاتا ہے۔ پھر جدائی ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں قادیان تھا۔ حضورؑ مسجد اقصیٰ میں تقریر فرما رہے تھے۔ مجھے اچانک درد گردہ شروع ہو گیا۔ میں سخت بیزار تھا۔ حضورؑ کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ معلوم کر لیا کہ تکلیف ہے اور جب میری تکلیف زیادہ بڑھی۔ تو میں وہاں سے اٹھ کر مکان پر چلا آیا۔ حضورؑ نے مولوی نورالدین صاحبؓ کو بھیجا کہ جا کر دوائی دیں۔ ان دنوں میں پیر سراج الحق صاحب کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا۔ مولوی صاحب کی دوائی سے آرام نہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضورؑ خود تشریف لائے۔ مجھے دیکھا اور دوائی دی۔ پھر دو تین دفعہ گھر سے دوائی بنا کر لائے اور فرمایا مجھے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ آپ وہاں آجائیں۔

مجھے مولوی عبداللہ صاحب سنوری ساتھ لے کر چلے۔ جب میں سیڑھیوں پر پہنچا۔ دو دفعہ دعا کی۔ منشی عبداللہ صاحب نے کہا۔ کہ میں بتاؤں کہ آپ نے کیا دعا کی تھی۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ کہا کہ آپ نے یہ دعا کی ہے کہ بیماری لمبی ہو جائے جلدی آرام نہ ہو۔ حضورؑ کی تیمارداری کا لطف اٹھاؤں۔ میں نے کہا واقعی یہی دعا کی تھی۔ جب ہم اندر گئے تو حضورؑ کھانا کھا رہے تھے۔ سالن۔ دال۔ مولی اور سرکہ۔ ہم نے ریزے اٹھائے اور کھائے۔ حضورؑ ہنستے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آرام آگیا [illegible] وہ ریزے میرے لئے مفید تھے۔ اسہال کی دوائی بھی ہو گئی تھی۔ اتنے میں ظہر کی اذان ہوئی۔ حضورؑ نماز کے لئے چلے گئے۔ ہم بھی پیچھے نماز میں جا شامل ہوئے۔ جب نماز کے بعد سلام پھیرا تو مجھے دیکھا اور نبض بھی دیکھی۔ فرمایا۔ اب تو آرام ہے۔ میرا بخار بھی اتر گیا تھا۔ لیکن میں نے کہا۔ حضور بخار باہر نہیں اندر ہے۔ اس پر ہنس کر فرمایا کہ اچھا۔ آپ اندر آجائیے۔ غرض میں ایک دو دن حضورؑ کی تیمارداری کے مزے لیتا رہا اور میری بیماری میرے کام آگئی ؎

"تم پاس تھے تو درد جگر میں کمی رہی
دل میں تمہارے جلووں سے تابندگی رہی
جب تک تمہاری یاد کا دل سے گزر رہا
ہر غم سے بے نیاز مری زندگی رہی"

پس ان صحابہ کرامؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود میں حسنِ ازلی نظر آیا۔ اسی لئے وہ اس پر فدا ہو گئے۔ دراصل یہ حسنِ حقیقی کی تجلّی تھی جو اپنا کام کر گئی۔ یہ حسن کی مرضی ہے کہ وہ اپنی تجلّی کے لئے وادی لیلیٰ کو چنے یا طور کی پہاڑی کو۔ یا عاشقوں کے قلب و جگر کو۔ یہ حسن کا کام ہے کہ جہاں چاہے اور جسے چاہے سرفراز کرے۔ یہ تجلّی ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہے اور اب بھی اس کے خاص بندوں پر جلوہ گر ہے لیکن دنیا داروں کی آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ حسن صرف بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتا ہے کور چشموں کو نظر نہیں آتا۔ ؎

قصور اپنی نظر کا ہے وگرنہ
کہاں وہ یار جلوہ گر نہیں ہے
عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
ادا اس کی یہ کتنی دل نشیں ہے

○

اپنے کاروبار کو وسعت دینے کیلئے
الفضل میں اشتہار دیجئے!

بہشتی مقبرہ کیلئے سب سے اہم شرط

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و صدر صاحبان موصیان توجہ فرمائیں!

یاد رکھنا چاہیئے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے سب سے اہم شرط تقویٰ کی شرط ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے اپنی آمدنیوں اور جائیداد سے کم از کم دسویں حصہ کی مالی قربانی کی شرط بھی احکام اسلام پر پیرا ہونے اور تقویٰ شعار زندگی کی ہی ایک ضروری علامت ہے۔

تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان موصیان تنظیم موصیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر جگہ تنظیم موصیان کو فعال بنائیں جو ہمیشہ اس امر کا جائزہ لیتی رہے کہ موصیوں میں کوئی بھی ایسا فرد شامل نہیں جو تقویٰ اور پابندیٔ احکام اسلام کی شرط پر پورا نہیں اترتا۔

اگر خدانخواستہ کسی جگہ کوئی ایسا فرد محسوس ہو تو اس کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کی جائے اور اگر پوری پوری کوشش اور تعلیم و تلقین کے باوجود ایسا شخص اصلاح نہ کرے تو اس کی اطلاع مرکز کو کی جائے تا ایسے موصی کی وصیت کی منسوخی کے معاملہ پر غور کیا جائے اور مناسب کارروائی کی جائے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت سے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

(۱) "چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں"

(۲) "تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(۳) "ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

(۴) "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(۵) "یاد رہے کہ صرف کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کیلئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(۶) "اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور یا یہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں شرائط ضروریہ لکھنے کے بعد آخر میں یہ تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔"

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان تنظیم موصیان اور تمام ان مرکزی کارکنان سلسلہ کا جن کا نظام وصیت سے تعلق ہے۔ فرض ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ تمام موصی صاحبان ان شرائط کو پورا کر رہے ہیں۔ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ:۔

"آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کریگا"

اس اعلان کو عملی جامہ پہنانا ہم سب خدام سلسلہ کا جن کا نظام جماعت اور بالخصوص ✻ نظام وصیت سے متعلق ہے فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے تمام فرائض سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین!

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک تعمیر مساجد کے پیش نظر مکرم میاں مبشر احمد صاحب احمدی زرگر جھنگ بازار چنیوٹ نے اپنے بیٹے عزیز منور حسین صاحب کی شادی کی تقریب سعید پر مبلغ ۱۵/- روپے چندہ برائے تعمیر مساجد ادا فرمائے ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو بہردو خاندان اور اسلام و احمدیت خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

○

لجنہ اماء اللہ کے نئے سال کا آغاز — ضروری ہدایات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے بعد سے لجنہ اماء اللہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے اس سال کے پروگراموں کا ایک خاکہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ تمام عہدیداران اور ممبرات بھی اس کو پیش نظر رکھیں اور باہمی تعاون سے اپنے قدم آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ جو لائحہ عمل آپ کو دیا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور کام آپ نے نہیں کرنا۔ خود سوچیں اور غور کریں۔ ہر ایسا پروگرام جس کے ذریعہ خواتین میں بیداری ہو، ان کے علم میں ترقی ہو اور بچیوں کی تربیت بہتر طریق سے ہو، کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ سب سے ضروری کام لجنہ اماء اللہ کا قرآن مجید کی تعلیم ہے۔

۱۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں درس قرآن مجید کا انتظام ہو۔ اور ایک فرد ایک یا دو آیات کا ترجمہ تفسیر صغیر سے پڑھ کر سنائے۔ حضور کے اس ارشاد پر خواتین کو بھی عمل کرنا چاہیئے اور ہر گھر کی ذمہ دار خاتون کا فرض ہے کہ اس کا انتظام کرے۔

۲۔ قرآن مجید باترجمہ اور جن کو ناظرہ نہیں آتا۔ یا بچیوں کو ناظرہ پڑھانے کا ہر لجنہ کو انتظام کرنا چاہیئے۔ اور ان کی پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہر سال زیادہ سے زیادہ ممبرات ترجمہ سیکھیں۔

۳۔ کوئی احمدی خاتون ناخواندہ نہیں رہنی چاہیئے۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کے تحت بہنیں اور بچیاں کم از کم ایک سیپارہ حفظ کریں اور مرکزی لجنہ کو اس کی اطلاع دیں۔

۵۔ ہر لجنہ سال میں کم از کم ایک تربیتی کلاس لگائے۔

۶۔ اور فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے محنتی اور سمجھدار بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔ کوئی لجنہ ایسی نہ رہے جہاں سے کم از کم ایک لڑکی اس میں شامل نہ ہو۔

۷۔ لجنہ اماء اللہ کے امتحان میں جو جون ۷۸ء میں ہوگا زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کیا جائے۔

شکریہ احباب

ہمارے پیارے عم محترم حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی المناک وفات پر عزیزوں، بزرگوں اور احباب جماعت نے بکثرت خود تشریف لا کر اور بڑی تعداد نے بذریعہ خطوط ہماری دلجوئی فرمائی اور ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا اور محبت بھرے جذبات سے ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازئ طبع کے ازراہ شفقت نماز جنازہ خود پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب ربوہ نے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت فرمائی۔

افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خواتین مبارکہ بالخصوص حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بنفس نفیس تشریف لا کر اظہار تعزیت فرمایا۔ نیز حضرت مولانا مرحوم کی بیماری کے آخری ایام میں مکرم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب میو ہسپتال روزانہ بلاناغہ عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے اور ان کے علاج معالجے میں خصوصی توجہ فرمائی۔

خاکسار اپنی طرف سے اور محترمہ چچی صاحبہ کی طرف سے ان سب بزرگان اور احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

احباب جماعت دعا فرماویں کہ خداوند کریم حضرت مولانا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں قرب خاص میں جگہ دے۔ ان پر اپنی بے انتہا رحمتوں اور انوار و برکات کی پیہم بارش نازل فرماتا رہے اور ان کے درجات میں ہر آن ترقی بخشتا رہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

شیخ عبدالحمید وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ
دارالرحمت غربی ربوہ

برائے توجہ امراء کرام و دیگر عہدیداران جماعت

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حفظ قرآن و تنظیم تعلیم القرآن کمیٹی کی تحریک آپ تک پہنچائی جا چکی ہے۔ کئی جماعتوں میں احباب ایک ایک پارہ حفظ کر رہے ہیں جن کی فہرستیں آ چکی ہیں۔ دیگر جماعتوں کی خدمت میں بطور یاد دہانی گزارش کی جاتی ہے کہ اس مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری سعی فرماویں۔

حفظ قرآن میں بڑے چھوٹے، مرد عورتیں حصہ لے سکتے ہیں۔ لیکن خدام اس تحریک میں اولین مخاطب ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پارہ یاد کرنے کی مدت ایک سے تین ماہ مقرر فرمائی ہے۔ یوں تو ہر خادم جونسا پارہ چاہے حفظ کیلئے انتخاب کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بڑی جماعتیں خاص تنظیم سے مثلاً تیس خدام کا ایسا گروپ تیار کریں جو پہلے سے تیسویں پارے تک ایک ایک پارہ حفظ کر لیں تو بہت پسندیدہ اقدام ہوگا۔ ایسے ایک پارہ کے حفاظ کی جو فہرستیں جلسہ سالانہ سے قبل دفتر ہذا میں آئیں گی وہ حضرت اقدس کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہوں گی۔

۲۔ تعلیم القرآن کمیٹیوں کا کام بہت ضروری ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران امیر یا صدر، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، صدر موصیان، قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ ہوں گے۔ فہرستیں جلد ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

تقاریب شادی

۱۔ مورخہ ۲۰ نومبر کو مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبدالباری صاحب ایم بی بی ایس ابن محترم کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب آف راولپنڈی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی سال ۵ راگست کو عزیزہ محترمہ آنسہ نسیم صاحبہ بنت محترم میاں محمد عبدالقیوم صاحب حال اوکاڑہ چھاؤنی کے ساتھ ہوا تھا۔ ۲۰ نومبر کو بارات اوکاڑہ گئی اور اسی روز بارات کو واپسی ہوئی۔ ۲۴ نومبر کو محترم ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب نے اسلام آباد میں اپنی کوٹھی پر اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے بہت سے احباب شریک ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے اجتماعی دعا کرائی۔ کیپٹن ڈاکٹر عبدالباری صاحب اور عزیزہ آنسہ نسیم صاحبہ دونوں محترم میاں محمد عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے پوتے اور پوتی ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب اور تعلق کو ہر لحاظ سے برکت اور خیر کا باعث بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

۲۔ مکرم برادرم ناصر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ کی شادی مورخہ ۱۶ راکتوبر کو قرار پائی۔ برات اسی دن ۸ بجے صبح ۸۶/۴-R بہاولنگر سے روانہ ہو کر چک ۱۱۶ مراد بہاولپور گئی۔ اسی روز شام کو واپسی ہوئی۔ اگلے دن ۱۷ راکتوبر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں طلباء جامعہ احمدیہ اور مربیان سلسلہ نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور نسیم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گھسیٹ پور 69/R.B ضلع فیصل آباد)

درخواست دعا

مکرمہ ڈاکٹر زاہدہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ نے ایم بی ایس کے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مساجد بیرون کے لئے مبلغ ۵۰/- ارسال فرمائے ہیں۔ ان کی امی جان نے بھی شکرانہ کے طور پر ۵۰/- روپے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وطن عزیز اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ نیز بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ :-

گورو ہرسہائے کا قرآن شریف

مصنفہ مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

سکھ مذہب کے بارہ میں مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کی تحقیقی کتب اور مضامین سے احباب بخوبی متعارف ہیں۔ حال ہی میں آپ کی ایک اور تصنیف مندرجہ بالا عنوان سے عمدہ کاغذ پر آفسٹ طباعت کے ساتھ ۱۴۴ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی ہے۔

گورو ہرسہائے کا قرآن شریف سکھ مذہب کے بانی گورو نانک جی کی نہایت اہم یادگار ہے جسے وہ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلے میں خاص طور پر تحقیق فرمائی اور پھر اپنی تصنیف چشمہ معرفت میں اسے درج کر کے ثابت فرمایا کہ سکھ مذہب کے بانی کو قرآن مجید اور اسلام سے خاص وابستگی اور عقیدت تھی۔ زیر نظر کتاب میں اسی تاریخی یادگار کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گورو نانک جی کا کلام درحقیقت قرآنی تعلیمات پر ہی مشتمل ہے اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تحقیق فرمائی اور اس سے حضور نے جو نتائج اخذ کئے وہ بالکل صحیح اور درست ہیں۔

قیمت ۶ روپے فی جلد۔ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ احباب کیلئے یہ کتاب یقیناً دلچسپی اور افادۂ معلومات کا موجب ہو گی۔

(۲)

ایازِ محمود (سوانح حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم)

زیر نظر کتاب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کے سوانح کی جلد ششم پر مشتمل ہے۔ اسے حال ہی میں مکرم عبد الباری صاحب قیوم پسر مکرم آلان محترم کیپٹن نواب دین صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس میں حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے وہ علمی مضامین اور نوٹ جمع کر دیئے گئے ہیں جو سلسلہ کے جرائد میں شائع ہوئے اور جن میں سلسلہ احمدیہ کے فوت شدہ متعدد بزرگوں کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔ آخر میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے متعلق احبابِ جماعت کے تاثرات درج کئے گئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ آپ کو کم و بیش نصف صدی تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے طبی مشیر کی حیثیت سے شب و روز اور سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ رہنے کا منفرد فخر اور امتیاز حاصل رہا۔ اس لحاظ سے آپ کی سوانح حیات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کے فرزند مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب اور ان کے خاندان کے دیگر افراد اور کتاب ہذا کے مؤلف کی ہمت قابلِ داد ہے جن کی مشترکہ کوششوں سے یہ باتصویر کتاب شائع ہوئی۔ اعلیٰ سفید کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

قیمت ۶ روپے فی جلد۔ احباب کو اور بالخصوص ڈاکٹر صاحب مرحوم سے تعلق رکھنے والے احباب کو تو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ربوہ سے یہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

دعائے مغفرت: خاکسار کی اہلیہ نیاز بیگم صاحبہ بعمر نوے سال چند یوم بیمار رہ کر مورخہ ۲۷ ر نومبر ۱۹۷۷ء بوقت ۵ بجے شام وفات پا کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۸ ر نومبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا مکرم صوفی عبد الغفور صاحب کارکن دفتر وقف جدید نے کرائی۔ احباب سے مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل الدین ٹنگوی نصیر آباد۔ ربوہ ضلع جھنگ)

کریم کالونی نزد فیکٹری ایریا۔ ربوہ

رہائشی پلاٹس فیکٹری ایریا سے بفاصلہ قریباً تین فرلانگ۔ نہایت موزوں جگہ۔ سیلاب سے محفوظ۔ پانی میٹھا۔ کشادہ سڑکیں۔ ۳۰ فٹ۔ مناسب قیمت پر قابلِ فروخت ہیں۔ رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

۱-۵ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۲۰۵

اپنی نوعیت کے سات ہنر سکھانے والا واحد ادارہ

نسیم سٹیل فکسر — شٹرنگ، کارپینٹر، راج، پائپ فٹر، انٹیریئر ڈیکوریٹر، بلڈنگ پینٹر، ویلڈنگ — **ٹریننگ سنٹر**

بازار لال کھوہ اندرون موچی گیٹ ● ۵ مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

اب ۲ ہفتے میں آپ کو مکمل کار ڈرائیونگ سکھائے گا۔ فیس مکمل کورس ۳۰۰/- روپیہ

احمدی احباب کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم ڈرائیونگ سکول بازار لال کھوہ اندرون موچی گیٹ لاہور

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت ——— دیانت ——— امانت

احمدیت کے پروانوں کے لئے خوشخبری۔ مرکزِ احمدیت ربوہ کی پاکیزہ فضا میں سکونت اختیار کرنے والوں کے لئے نادر موقع۔

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ مکمل اعتماد کے ساتھ اور جذبۂ خدمت کو جلو میں لئے پلاٹوں، زرعی زمین کی خرید و فروخت نیز شاندار مکانات اعلیٰ ترین ڈیزائنوں میں ماہرینِ تعمیرات کی نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔

با اعتماد ادارہ — بے لوث خدمت

ہم ہیں آپ کے خیر خواہ

شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق

حب اطہراء
مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

زدجام عشق
ایک ماہ کی خوراک تیس ۳۰ روپے

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹

فون نمبر ۲۴۸۴

کاجل نورِ بصر

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور صفائی کے لئے لاجواب تحفہ۔

قیمت ایک روپیہ

سرمہ نورِ چشم / سرمہ ممیرا خاص

نظر کی کمزوری، پانی بہنا، سرخی، دھند، جالا، خارش کے لئے لاجواب تحفہ۔

قیمت ایک روپیہ

دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴